بسم اللہ الرحمن الرحیم

گیس اور سیلنڈر کی تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرے ایک دوست کا گیس کا کام ہے، ان کے پاس کافی تعداد میں گیس کے سیلنڈر رکھے ہیں، جن میں وہ گیس خرید کر بھرواتے ہیں، پھر آگے فروخت کرتے ہیں، تو کیا گیس اور سیلنڈر دونوں پر زکوۃ ہوگی؟

جواب

شرعی اصول یہ ہے کہ جو چیز بیچنے کی نیت سے خریدی جائے، وہ مالِ تجارت ہے، اور مالِ تجارت پر شرائط پائے جانے کی صورت میں زکوۃ فرض ہوتی ہے، گیس چونکہ اسی لیے خریدی جاتی ہے کہ اسے آگے فروخت کریں گے، تو گیس مالِ تجارت ہے، لہذا گیس کی مارکیٹ ویلیو معلوم کرکے نصاب میں شمار کریں گے، اور نصاب مکمل ہونے کی صورت میں زکوۃ فرض ہوگی، جبکہ دیگر شرائط بھی پائی جا رہی ہوں۔

جہاں تک سیلنڈر کی بات ہے، کہ وہ مالِ تجارت ہوگا یا نہیں، تو اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ: اگر سیلنڈر بھی گیس کے ساتھ فروخت کرنے کے لئے خریدتے ہیں، تو بیان کردہ تفصیل کے مطابق، یہ بھی مالِ تجارت ہے، اور اگر سیلنڈر فروخت کرنے کے لئے نہیں ہے، بلکہ اپنے پاس گیس جمع رکھنے کے لئے ہے، تو اس پر زکوۃ فرض نہیں ہوگی۔

درمختار میں ہے

"الاصل ان ماعدا الحجرین والسوائم انما یزکی بنیۃ التجارۃ"

ترجمہ: اصول یہ ہے کہ سونا چاندی اور سائمہ جانوروں کے علاوہ جو چیزیں ہوں، ان کی زکاۃ اس وقت ادا کی جائے گی، جب وہ تجارت کی نیت کے ساتھ خریدی ہوں۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار، جلد3، صفحہ230، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتح القدیر میں ہے

"لجم الخيل والحمير المشتراة للتجارة ومقاودها وجلالها إن كان من غرض المشتري بيعها به ففيها الزكاة وإلا فلا"

ترجمہ: تجارت کے لئے خریدے ہوئے خچروں اور گدھوں کی لگاموں، رسیوں اور جھولوں سے مشتری کی غرض اگر یہ ہو کہ ان کو بھی جانوروں کے ساتھ ہی بیچنا ہے، تو ان میں زکوۃ لازم ہوگی ورنہ نہیں۔ (فتح القدیر، ج2، ص164، دارالفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4870

تاریخ اجراء: 13شوال المکرم1447ھ/02اپریل2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net